خلافت لائبریری ربوہ

منگل | 10-دسمبر 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 282 | منگل 28 رجب۔ 1417ھ 10 فتح 1375ہش 10 دسمبر 1996ء

نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو

دنیا کے شوروغوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوتا ہے یا کسی نہ کسی پہلو سے اس کو چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فطرت انسانی پر نظر ڈال کر جو اعمال باریک در باریک رنگ میں خود انسان کی اپنی ہی ذات کے واسطے مضر پڑنے والے تھے۔ ان کا نام بھی گناہ رکھا۔ گو بعض اوقات انسان ان کی مضرت کو نہ سمجھ سکتا ہو۔ مثلاً چوری کرنا اور دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کر کے ان کو نقصان پہنچانا۔ گویا خود اپنی پاک زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ زانی کا زنا کرنا اور دوسروں کے حق میں دست درازی کرنا اور خود اپنی فطرت کی پاکیزگی کو برباد کرنا اور طرح طرح کی مشکلات جسمانی، روحانی میں مبتلا ہوتا ہے اس طرح سے وہ امور بھی جو فطرت انسانی کی پاکیزگی اور طہارت کے خلاف ہوں گناہ کہلاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 622)

اخلاقِ فاضلہ کے ذریعہ دنیا میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اپنی جماعت کے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اخلاق فاضلہ جس حد تک دنیا میں امن اور امان قائم رکھنے میں مدو معاون ہو سکتے ہیں اور کوئی شے اس حد تک نہیں ہو سکتی۔ اخلاق فاضلہ کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ اپنے حق سے زیادہ مانگا جائے اور نہ مانگنا ظلم نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیشہ مثال کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ کسی کے ہاں مہمان آیا۔ صاحب خانہ نے دل کھول کر اس کی خاطر و مدارت کی اور جب مہمان رخصت ہو کر روانہ ہونے لگا۔ تو میزبان نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کی اس طرح خدمت نہیں کر سکا جیسی کہ کرنی چاہئے تھی۔ جو کچھ میں نے کیا وہ آپ کی شان کے لائق نہ تھا۔ اس لئے اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔ مہمان نے جواب دیا آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ جو آپ اس رنگ میں اپنا احسان مجھ پر جتانا چاہتے ہیں۔ احسان تو میرا ہے آپ پر اور آپ الٹا اپنا احسان مجھ پر جتاتے ہیں۔ اس پر میزبان نے کہا کہ میں کوئی احسان نہیں جتا رہا۔ بلکہ میں تو اپنی کوتاہی کے لئے عذر خواہی کر رہا ہوں۔ جو آپ کی تواضع کرنے میں مجھ سے ہو گئی ہو۔ لیکن اگر مجھے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ آپ نے مجھ پر احسان بھی کیا ہے۔ تو میں اور بھی ممنون ہوں گا۔ اس پر مہمان نے کہا۔ اگر اور باتوں کو میں چھوڑ بھی دوں تو بھی میرا یہ احسان کیا کم ہے کہ میں نے تمہارے ہزاروں روپے کے مال کو آگ نہ لگائی۔ جب تم میرے لئے اندر کھانا لینے جاتے تھے۔ اس وقت میرے لئے یہ آسان تھا کہ میں مکان کو آگ لگا دیتا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ تم ذرا سوچو تو سہی۔ اگر میں آگ لگا دیتا تو میرا کیا کر سکتے تھے۔ کیا یہ میرا احسان نہیں ہے؟ جب مہمان نے اس قسم کی باتیں کیں۔ تب میزبان پر یہ بات کھلی کہ یہ شخص کس اخلاق کا آدمی ہے۔ پس اگر احسان کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے تو یہ غلط ہے کیونکہ کسی کو نقصان نہ پہنچانا احسان نہیں اس شخص نے زیادہ سے زیادہ اگر کچھ کیا تو یہ کیا کہ اسے نقصان نہیں پہنچایا۔ اب اس نقصان نہ پہنچانے کو وہ احسان سمجھتا تھا جو سراسر غلط ہے۔

بعض آدمی سمجھتے ہیں کہ ہم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اور اس پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے احسان کیا۔ مگر یہ بات کوئی ایسی بات نہیں جس پر فخر کیا جائے۔ کیونکہ کسی کو نقصان نہ پہنچانا احسان نہیں ہے۔ بلکہ ظلم سے رکنا ہے اور ظلم سے رکنا

باقی صفحہ 7 پر

اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو گویا نئی زندگی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے دوسرے بیٹے عزیزم محمد احمد طاہر مقیم کیلیگری کینیڈا کو اپنے فضل سے مورخہ 96-10-21 بروز سوموار پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جو خاکسار کی پہلی پوتی اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب شاکر مغل پورہ لاہور کی نواسی ہے۔ نام "مناہل ہما" تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی عمر دے اور خادمہ دین بنائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں۔

میری دو بیٹیوں کی تقریب دعائے رخصتانہ احمدیہ بیت الحمد واہ کینٹ میں 4۔ اکتوبر 1996ء کو بعد جمعہ منعقد ہوئی۔ محترم مجیب الرحمان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔ اس سے قبل 11۔ نومبر 1994ء کو محترم ملک عبدالشکور صاحب نائب امیر راولپنڈی نے بیت الحمد راولپنڈی میں بچیوں کے نکاحوں کا اعلان کیا تھا۔ عزیزہ امتہ الودود عائشہ صاحبہ کا نکاح عزیزم مہر ندیم احمد صاحب سے اور عزیزہ امتہ الرؤف عامرہ صاحبہ کا نکاح عزیزم مہر فہیم احمد صاحب سے قرار پایا تھا۔

دونوں بچے میرے بھانجے ہیں اور جرمنی میں مقیم ہیں۔ میری بیٹیاں 7۔ اکتوبر 1996ء کو جرمنی رخصت ہوئیں۔ 13۔ اکتوبر 1996ء کو جرمنی میں دعوت ولیمہ کے اختتام پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جرمنی نے دعا کروائی۔ بچیاں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی نواسیاں ہیں۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادیاں جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ نیز میری اہلیہ محترمہ جو فالج سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

تبدیل شدہ ٹیلی فون نمبر

دفتر ناظم جائیداد 213096

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

10- فتح 1375 ھش   10 - دسمبر 1996ء

ایک انتہائی مؤثر واعظ

جب انسان کو یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ وہ اس دنیا سے اب جا رہا ہے تو وہ اپنے کاموں کو سمیٹتا ہے اور کوئی بڑے بڑے پروگرام نہیں بناتا۔ وہ جانتا ہے کہ پروگراموں کا تعلق تو زندگی ہی سے ہے۔ جب اس کی زندگی ہی ختم ہونے والی ہے تو وہ پروگراموں کی طرف کیوں دھیان دے اور کیوں نئے سے نئے پروگرام بنائے۔ گویا کہ موت اس کو اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ اب اپنی لمبی لمبی آرزوؤں کو مختصر کرو کیوں کہ سب کچھ تو یہیں رہ جانا ہے۔ ساتھ کچھ لے کر جانا نہیں۔ اور اگر اسے اس بات کا احساس نہ ہو کہ موت قریب ہے تو وہ اپنے کاموں میں اس طرح مصروف رہتا ہے کہ اسے اور کوئی بات یاد ہی نہیں آتی۔ وہ دنیا کو سمیٹ لینے کی کوشش کرتا ہے۔ دن رات اسی بھاگ دوڑ میں رہتا ہے کہ یہ بھی مجھے مل جائے اور وہ بھی مجھے مل جائے۔ اور اکثر اوقات ایسا کرنے کے لئے وہ جو ذرائع استعمال کرتا ہے ان میں سے بعض ناجائز بھی ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ حرص یہ ہوتی ہے کہ وہ سب کچھ اپنے لئے اکٹھا کر لے اس لئے جائز اور ناجائز کا خیال بھی دل سے نکل جاتا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو دل کی پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے انسان دور جا پڑتا ہے۔ نیکیوں کا اسے زیادہ خیال ہی نہیں آتا۔

پس ان باتوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ جب تک ہم اپنی زندگی کو مختصر نہ سمجھیں اور جب تک ہمیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ موت کسی وقت بھی آسکتی ہے اس وقت تک ہم دنیا داری میں اس طرح پھنسے رہیں گے کہ دین اور آخرت کا خیال ہی نہیں آئے گا۔ ہمیں تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم رات کو سوئیں تو اس خیال سے سوئیں کہ شائد صبح نہیں اٹھنا۔ اور دن کے وقت ہم یہ سمجھیں کہ کون جانے ہماری زندگی میں ایک اور رات آنے والی ہے یا نہیں۔ گویا کہ ہر وقت اپنے آپ کو موت کے قریب سمجھیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے کاموں کو سمیٹے رکھے گا۔ وہ لمبے لمبے پروگرام نہیں بنائے گا۔ جن کے ادھورا رہ جانے سے حسرت اس پر غالب آجائے گی۔

پروگرام بنانے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن یقین یہی ہونا چاہئے کہ ضروری نہیں وہ ان پروگراموں پر پوری طرح عمل کر سکے گا۔ آخر انسان سوچتا ہے تو بعض اوقات دور کی بات بھی سوچتا ہے اپنے خیالات کو دوررس کہتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے لئے والدین بہت کچھ سوچتے ہیں۔ یہ سوچنا تو کوئی بری بات نہیں لیکن یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہئے کہ ہماری سوچ ضروری نہیں کہ پوری ہو جائے۔ ہو سکتا ہے ہمیں کوئی بات ادھوری چھوڑنی پڑے۔ اگر ہم یہ سوچیں تو واقعی ہمیں حسرت نہیں ہو گی۔ کیونکہ یہ تو ہمیں پہلے ہی معلوم تھا کہ ہم بہت دور تک نہیں جا سکیں گے۔ اور یہ سب کچھ صرف موت ہی کے خیال سے ممکن ہے۔ اس دنیا کو عارضی سمجھنا اور اپنی زندگی کو اس سے بھی زیادہ عارضی سمجھنا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ رات کو سوؤں تو شائد صبح کو نہ اٹھوں یا دن چڑھا ہے تو شائد رات نہ دیکھوں۔ وہ کسی طرح بھی لمبی لمبی آرزوؤں کے پیچھے نہیں بھاگے گا۔ سوچیں چاہے کتنی ہی دور کی ہوں۔ لیکن کام ایسے ہی کرے گا کہ اسے یقین ہو گا کہ یہ کام جلدی ختم ہو جائے گا۔ "یہ کام میں تھوڑی سی دیر میں کر لوں گا۔

لیکن اس سمجھ بوجھ کا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ انسان جس طرح دنیا میں زندگی گذارتا ہے۔ جس طرح دوسرے لوگوں کو بھاگ دوڑ کرتے دیکھتا ہے اس کا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور دنیا داری کی باتیں ایسی ہیں کہ جب ان میں مگن ہو جاتا ہے تو باقی سب کچھ بھول جاتا ہے۔ بعض لوگ تو دنیا داری کے امور میں منہمک ہو کر خدا تک کو بھول جاتے ہیں۔ انہیں یاد ہی نہیں رہتا انہیں خیال ہی نہیں آتا کہ خدا بھی ہے اور اسی لئے وہ جائز و ناجائز کام کرتے ہوئے یہ نہیں سوچتے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہو تو انسان کا دل پاکیزہ ہو جاتا ہے اور وہ یہ پوری طرح سمجھنے لگتا ہے کہ میری زندگی کا ہر لحہ خدا کی دین ہے۔ جب تک وہ چاہے گا مجھے زندہ رکھے گا اور جب چاہے گا مجھے اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل کر دے گا۔ اور ایسا سوچ کر اس کا دل تسلی پکڑے گا وہ اپنے کام کو اس طرح سرانجام دے گا کہ کوشش تو ضرور کرے گا لیکن نتیجہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ اس پر خوش ہو گا۔ جو وقت بھی اسے ملے گا اسے وہ غنیمت جانے گا۔ اور اسی وقت کو وہ اس طرح استعمال کرے گا کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو اور اس کا دل بھی تسکین پائے۔

پس ہمیں یہ بات نہایت لازم ہے کہ ہم اس دنیا کو عارضی سمجھیں اور اپنے آپ کو ہر لحہ موت کے قریب سمجھیں۔ کہا جاتا ہے کہ موت سے بڑھ کر کوئی واعظ نہیں۔ واعظ کا کام یہی ہے نا کہ ہمیں نصیحت کرے، ہمیں بتائے کہ ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ اور جو کچھ کریں وہ کس طرح کریں۔ موت بھی ہمیں یہ ساری باتیں بتا سکتی ہے۔ اور پھر موت کی بتائی ہوئی بات دوسرے لوگوں سے زیادہ موثر ہو سکتی ہے۔ جب دوسرے لوگ ہمیں کچھ کہتے ہیں تو ہم ان کی طرف بھی اور اور لوگوں کی طرف بھی دیکھتے ہیں اور سوچنے لگتے ہیں لیکن جب موت کا خیال آجاتا ہے تو پھر کسی اور کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ انسان اگر کبھی قبرستان میں جائے تو وہ دیکھے گا کہ اس کے بزرگ اس کے قریبی دوست اس کے اپنے اور پرائے کس طرح وہاں محو خواب ہیں اور انہیں دیکھ کر اسے فوری طور پر خیال آئے گا کہ میرا بھی اصل مقام یہی ہے۔ مجھے بھی یہیں آنا ہے۔ اور نہیں معلوم کہ میں کب یہاں آجاؤں۔ اور جب وہ یہ سوچ گا تو یقیناً اس کا دل دنیا داری کے پیچھے بھاگنے سے کترائے گا۔ وہ اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف موڑ دے گا۔ اور جیسے کہ یہ کہا گیا ہے کہ ہر کام کو اپنی زندگی کا آخری سمجھ کر کرو وہ ایسا ہی کرے گا۔ اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو اپنی زندگی کے آخری کام کو سنوار کر نہ کرنا چاہتا ہو۔ اس وقت تو صرف نیکی ہی کا خیال دل میں آتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ جو بھی نیکی کر سکتا ہے کر لے۔ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، موت کسی وقت بھی آسکتی ہے، ہم اپنے ہر کام کو اتنا سنوار کر کریں کہ گویا وہ آخری کام ہے۔ اگر ایسا ہو سکے اور یقیناً ہونا چاہئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ہر کام قابل قدر ہو گا۔ ہو گا تو محض خدا کے فضل سے لیکن سوچنا ہمارا فرض ہے۔ ہم سوچیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہماری سوچ ہمیں سیدھے راستے پر لگائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب : منیرالدین شمس

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ جرمنی' ہالینڈ' بیلجیئم 1996ء

روانگی برائے بیلجیئم حضرت صاحب 20۔اگست کو لندن سے روانہ ہو کر بعد دوپہر برسلز مشن ہاؤس پہنچے جہاں احباب آپ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔

مجلس عرفان شام کو مجلس عرفان کا انعقاد ہوا۔ حضرت صاحب نے مختلف احباب کے سوالات کے جواب ارشاد فرمانے کے علاوہ بعض اہم انتظامی امور کے متعلق ہدایات سے نوازا۔

حضرت صاحب نے جماعت کو یہ ہدایت فرمائی کہ سب جماعتوں میں اگر ممکن نہ ہو تو بعض گھروں میں سینٹرز بنائے جائیں تاکہ سبھی افراد جماعت احمدیہ ٹی وی کے پروگراموں سے مستفید ہو سکیں۔ چونکہ احمدیہ ٹی وی پر عنقریب اہم تربیتی پروگرام دکھائے جانے کا ایک سلسلہ شروع ہونے والا ہے اس لئے بچوں کی بالخصوص تربیت کے لئے ایسے سینٹرز کا ہونا بہت ضروری ہے جہاں احمدیہ ٹی وی کے پروگرام دیکھ سکیں۔

حضرت صاحب نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ اگر بدمعاملگی وغیرہ کے معاملات کے بارے میں اعلانات کرنے ہوں تو مرکز کی ہدایت اور اجازت پر ہی ہونے چاہئیں۔ از خود جماعتوں کو فیصلہ نہیں کر لینا چاہئے۔

جن سوالات کے جواب حضرت صاحب نے ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں: (1) کلام الٰہی میں آنحضرت ﷺ کے متعلق ہم کبھی مخاطب کے طور پر پڑھتے ہیں اور کبھی غائب کے طور پر۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔؟

(2) فوت شدگان کی طرف سے قربانیاں اور صدقات وغیرہ دیئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ کیا یہ شرک تو نہیں؟

یہ مجلس سوال وجواب قریباً سوا گھنٹے تک جاری رہی اور رات دس بجے ختم ہوئی۔

Koln میں جرمنوں کے ساتھ میٹنگ 21۔اگست آج حضرت صاحب برسلز سے روانہ ہو کر جرمنی کے شہر Koln پہنچے۔ جہاں جرمن احباب کے ساتھ میٹنگ میں حضرت صاحب نے دو گھنٹوں تک سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جبکہ ان کا جرمنی میں ترجمہ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے پیش کیا۔ جو سوالات حضرت صاحب سے پوچھے گئے اور آپ نے ان کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(1) دین حق Inner Peace کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

(2) یورپ میں کیوں بہت سے لوگ دہریہ ہیں؟

(3) آنحضرت Tolerant تھے۔ اس بارہ میں دین حق کی تعلیم کیا ہے؟

یہ مجلس سوال جواب قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ ایک عیسائی جرمن خاتون نے آخر پر کہا کہ وہ حضرت صاحب سے علیحدہ بات کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ بعد میں اس نے آپ سے عرض کیا کہ وہ دین حق کی تلاش میں تھی تو اس نے چند سال پہلے رؤیا میں ایک بزرگ کو دیکھا جس کے بارے میں اسے تسلی ہوئی کہ دین حق پر ہے وہ مختلف ممالک میں بھی پھرتی رہی لیکن یہ بزرگ نہ ملے۔ لیکن آج میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ بزرگ جو مجھے دکھائی دیئے تھے اور مجھے جن کی تلاش رہی ہے وہ آپ ہیں۔

مجلس سوال وجواب سے قبل دور و نزدیک سے آئے ہوئے 33 احمدی خاندانوں کے 127۔افراد نے فرداً فرداً حضرت صاحب سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ جرمن احباب کے ساتھ سوال و جواب کی میٹنگ کے بعد حضرت صاحب فرینکفورٹ تشریف لے گئے۔

22-8-96 آج صبح بیت نور فرینکفورٹ میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے 60 خاندانوں کے 221۔افراد نے فرداً فرداً حاضر ہو کر ملاقات کی اور مختلف نجی امور کے بارے میں راہنمائی حاصل کی۔

ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد چار بجے شام حضرت صاحب گراس گراؤنڈ ناصر باغ تشریف لے گئے جہاں نوجوان طلباء کے ساتھ ایک میٹنگ میں ان کے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ ڈیڑھ گھنٹے کی اس میٹنگ میں نوجوانوں نے بہت دلچسپ اور ٹھوس سوالات کئے نیز اپنے سکولوں اور کالجوں میں پیش آنے والے روزمرہ مسائل کے بارے میں بھی راہنمائی حاصل کی۔ جو سوالات پوچھے گئے ان میں سے بعض یہ تھے۔

1۔ کیا انسان اپنے اس نظام شمسی سے باہر جا سکتا ہے؟

2۔ سکول میں مختلف پراجیکٹس گروپوں کی صورت میں کروائے جاتے ہیں۔ کیا ہم ان غیر مسلم طلباء و طالبات کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں؟

3۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کی کوئی ٹھوس دلیل دہریوں کے لئے بتائیں

4۔ کیا اپنے خاوند کا نطفہ ٹیوب میں رکھا جا سکتا ہے اور اس سے بیوی بچہ پیدا کر سکتی ہے یا نہیں؟

5۔ بعض علاقوں میں جہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ہوتی ہے وہاں عبادت اور روزوں کے اوقات معین کرنے کا کیا طریق ہے؟

6۔ کیا فرشتے مادی ہیں؟

7۔ کیا مرتد اور دہریہ کو اس کے نیک اعمال کی جزاء ملے گی اور کیا وہ بھی جنت میں جا سکتا ہے؟

8۔ کیا جنت میں انسان کے لئے ممکن ہو گا کہ وہ دنیا کو دیکھ لے کہ کیا ہو رہا ہے؟

9۔ کیا جنت میں انسان اپنے ماں' باپ اور رشتے داروں کو پہچان سکے گا؟

میٹنگ کے آخر پر ایک بچے نے عرض کیا کہ میں شرف مصافحہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے چند سال پہلے مصافحہ کیا تھا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ صرف تمہیں ہی کیوں یہ موقعہ دیا جائے؟ پھر آپ کے ہی فرمانے پر اس نے عرض کیا کہ اس لئے کہ کسی دوسرے کو اس کا خیال نہیں آیا اور صرف مجھے ہی خیال آیا ہے۔ چنانچہ آپ نے ازراہ شفقت و محبت اس بچے کو گلے سے لگا لیا اور بوسہ دیا۔ اس محبت اور پیار کو دیکھ کر اس بچے کی فرط محبت و تشکر سے ہچکی بندھ گئی۔

اس نہایت ٹھوس اور مفید مجلس سوال و جواب کے بعد شام کو حضرت صاحب Mann Heim تشریف لے گئے جہاں جماعت احمدیہ جرمنی کے 21ویں جلسہ سالانہ کے سلسلے میں کئے گئے انتظامات کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور مختلف انتظامی امور کے بارے میں ہدایات دیں۔

انتظامات کے معائنے کے بعد حضرت صاحب واپس فرینکفورٹ تشریف لے گئے۔

23۔اگست جمعہ کے روز سے جماعت احمدیہ جرمنی کا سہ روزہ جلسہ سالانہ شروع ہوا۔ حضرت صاحب بعد دوپہر فرینکفورٹ سے جلسہ گاہ Mann Heim تشریف لے گئے۔ حضرت صاحب نے اپنے دست مبارک سے لوائے احمدیت لہرایا اور پھر جرمنی کا پرچم بھی لہرایا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح خطبہ کے ساتھ فرمایا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ جب کوئی سچی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی جزاء کا وعدہ نہ صرف آخرت کے لئے فرماتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی لذات جن سے اس نے روگردانی کی ہوتی ہے' وہ سب اسی دنیا میں بھی عطاء کی جاتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ گناہوں سے بچنے کا طریق بھی دعا ہی ہے۔ گناہ خواہ کتنے ہی بڑے ہوں' ان سے نجات حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ قرب پانے کا صرف اور صرف یہی طریق ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ پیوند بیعت لازم ہے۔ جس سے پیوند بیعت باندھتے ہیں' اس کے ساتھ بیعت کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔

فرمایا خدا تعالیٰ نے آپ کو جو "امامت" کی عظیم نعمت عطاء فرمائی ہے۔ اس کی قدر کرو اور اس بارے میں عہد بیعت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہو۔ کیونکہ اگر یہ پورا ہو جائے تو تمہاری زندگی اس دنیا میں بھی کامیاب ہو جائے گی اور آخرت میں بھی۔ لیکن اگر پیوند بیعت توڑ لیا تو دنیا میں کہیں کے بھی نہیں رہو گے۔

مختلف ممالک سے ہجرت کر کے جرمنی میں آکر بسنے والوں کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بظاہر ایک ہجرت تو ہو گئی لیکن دوسری حقیقی ہجرت وہ ہے جو بدیوں سے نیکیوں کی طرف ہوا کرتی ہے۔ پس کوشش کرو کہ یہ ہجرت بھی پورے تقاضوں کے ساتھ ہو تبھی کامیابی کی زندگی حاصل کر سکو گے۔

حضرت صاحب نے دعا کی کہ خدا کرے کہ یہ ہجرت جب آپ کریں تو ساری دنیا آپ کے ساتھ ہجرت کرنے کے لئے تیار رہو۔

جمعہ اور عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ جرمنی کے پہلے روز کی بقیہ کارروائی پروگرام کے مطابق جاری رہی۔ اس دوران عرب احباب کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔

اس میٹنگ کے معاً بعد احباب کرام کو شرف ملاقات بخشا۔ چنانچہ 40 خاندانوں کے 200۔افراد نے فرداً فرداً ملاقات کر کے اپنے متفرق نجی معاملات کے بارے میں راہنمائی حاصل کی۔

24۔اگست 1996ء جلسہ سالانہ کے اس دوسرے روز بھی حضرت صاحب بے حد مصروف رہے۔ صبح بیت نور فرینکفورٹ سے

ایک اچھی بات

جب ایک انسان نفس مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفس مطمئنہ اسے اندھا کر دیتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔ کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرا ہوتا ہے۔ اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں کو ہی خدا سمجھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Mann heim میں جلسہ گاہ تشریف لے گئے اور مستورات کے جلسہ گاہ میں خطاب فرمایا جو مردوں کے جلسہ گاہ میں بھی سنا اور دیکھا گیا۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی کی یہ خصوصیت تھی کہ حضرت صاحب کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی ایم ٹی اے پر Live پیش کی گئی۔

حضرت صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو سبھی کرتے ہیں لیکن اپنے نفس کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ کہ مثلاً جب زندگی ہاتھ سے جا رہی ہو تو اس وقت خدا تعالیٰ کا خیال آتا ہے یا اس دنیا کی عزیز چیزوں کی فکر ہوتی ہے؟ فرمایا یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ سے جو تعلق آپ باندھنا چاہتے ہیں' یہ آقا اور غلام کا تعلق ہے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کو ہی آقا سمجھنا چاہئے اور اپنے آپ کو غلام۔

اپنے نفوس کا جائزہ لینے کے بعد کہ کس سے زیادہ محبت کرتے ہیں' پھر دیکھنا چاہئے کہ کس طرح اور کس رنگ میں محبت کرنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا یہ سمجھانا کہ محبت کس رنگ میں کی جائے۔ انتہائی مشکل کام ہے لیکن محبت الٰہی کے بارے میں سمجھانا میرے فرائض میں سے ہے اور اس مضمون سے مجھے بے حد محبت ہے۔ اسے سمجھائے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلے یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی ازلیت اور ابدیت کے لئے غیب کا تصور اور اس پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ ... خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز غیب ہے۔ اور جب غیب کی حقیقت کو سمجھیں گے تو خدا تعالیٰ کی ہستی کو پہچان سکیں گے۔

غیب کو سمجھ لینے کے بعد یہ بات سمجھنی ضروری ہے کہ اگر آپ ہمیشگی چاہتے ہیں تو لازماً ایسی ہستی کے ساتھ وابستہ ہونا پڑے گا جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اسی دنیا میں قرب الٰہی حاصل نہیں کریں گے تو آخرت میں بھی یہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ شناسائی کا سفر طے کئے بغیر خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس عالم الغیب سے تعلق رکھیں گے تو غیب' شہادۃ میں تبدیل ہوتا چلا جائے گا۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کو سمجھنا ہے تو اس کی صفات کو تفصیل سے جاننے کی کوشش کریں۔

خدا تعالیٰ کی صفات کے بیان کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں کیونکہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ شعور کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف بڑھنا شروع کریں۔ اس کے احسانات پر غور کریں۔ اس طرح محرومی کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کا شکر پیدا ہو گا۔

اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہے تو غور کی عادت ڈالیں۔ اپنے وجود پر غور کریں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی محبت کا احساس ہوتا چلا جائے گا اور اس سے محبت پیدا ہو گی۔

آپ نے فرمایا کہ اپنے بچوں سے خدا تعالیٰ کی محبت کی باتیں کیا کریں تاکہ انہیں بھی خدا تعالیٰ سے محبت ہوتی چلی جائے۔

حضرت صاحب نے آخر پر فرمایا کہ اس بارے میں آخری مقام یہ ہوتا ہے کہ جب سوئیں تو خدا تعالیٰ کا سوچتے ہوئے سوئیں اور جب اٹھیں تو اس کے ہی خواب دیکھتے اٹھیں۔ جب یہ مقام حاصل ہو گیا تو پھر آپ کہہ سکیں گے کہ۔

آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

پس اپنی دنیا کو جنت بنانا ہے تو اس کا راز ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے دل میں بسا لیں۔

حضرت صاحب کے اس خطاب کے بعد انڈونیشیا سے آئے ہوئے وفد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کیا اور مختلف امور کے بارے میں راہنمائی حاصل کی۔ اس کے علاوہ Peru اور جرمنی کے دور و نزدیک سے آئے ہوئے 38۔ افراد نے فرداً فرداً آپ سے ملاقات کے دوران نجی امور کے بارے میں راہنمائی حاصل کی۔

ان انفرادی ملاقاتوں کے بعد بوسنین اور البانین احباب کے ساتھ میٹنگ کا انعقاد ہوا جس میں حضرت صاحب نے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے جن کا ترجمہ ساتھ ساتھ البانین اور بوسنین زبانوں میں پیش کیا گیا۔

حضرت صاحب سے جو سوالات پوچھے گئے اور آپ نے ان کے جواب ارشاد فرمائے۔

بیعت میٹنگ کے اختتام پر اجتماعی بیعت ہوئی جس میں 194 البانین اور 46 بوسنینز نے حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح سینیگال کے بعض معززین نے بھی بیعت میں شمولیت کی جبکہ ہال میں موجود تمام احمدی بھی جو مختلف ممالک کے باشندے تھے' بیعت میں شامل ہوئے۔ نئے بیعت کرنے والوں میں تین قومیتوں کے لوگ بیعت میں شامل ہوئے۔ البانین اور بوسنین احباب جنہوں نے بیعت میں شمولیت کی' ان میں سے بعض پہلے سے احمدی تھے لیکن حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی خواہش تھی اس لئے وہ بھی شامل ہوئے۔

چھ مختلف زبانیں بولنے والوں کے ساتھ میٹنگ

بوسنین اور البانین احباب و خواتین کے ساتھ میٹنگ کے بعد چھ مختلف زبانیں بولنے والوں کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضرت صاحب نے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ ساتھ' ساتھ ان زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا' جن سوالات کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے ایک ذوالقرنین اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں تھا' جس کا آپ نے تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا۔

جن زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا وہ یہ ہیں فارسی' عربی' ترکی' فرانسیسی' روسی اور بنگالی'

آخر پر ایک جرمن خاتون نے برملا اعلان کیا کہ آج کی میٹنگ میں شامل ہو کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اور یوں محسوس ہوتا رہا کہ آپ اپنی طرف سے نہیں بول رہے بلکہ خدا تعالیٰ خود بلوا رہا ہے۔

حضرت صاحب نے اس پر Koln کی عیسائی خاتون کا ذکر فرمایا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا تصرف ہے جو مختلف قومیتوں کے لوگوں پر ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ انہیں کھینچ کر اس طرف لا رہا ہے۔

مجلس عرفان شام کو مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی سے قبل مجلس عرفان اردو میں منعقد ہوئی جس میں حضرت صاحب نے مختلف سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ جو سوالات پوچھے گئے اور جن کے حضرت صاحب نے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(1) اگر خدا تعالیٰ بندوں کی حفاظت فرماتا ہے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے وہ گناہ سے بچ سکتے ہیں تو پھر عام انسانوں کو سزا کیوں ملتی ہے؟ (2) مسلمان اور بنی اسرائیل مردوں کو دفناتے ہیں۔ کیا یہ لازمی ہے؟ (3) حضرت رام کا بن باس 14 سال کا تھا؟ حضرت صاحب نے اپنی نظم میں اپنے آپ کو بھی بن باس فرمایا ہے۔ کیا اس کا کوئی تعلق 14 سال سے ہے؟ (4) حضرت گورو بابا نانک کے تبرکات سکھوں کی تحویل میں کیسے آئے؟ (5) بادل گرجنے اور بجلی چمکنے میں کیا حکمت ہے؟ (7) قسمت کیا ہے؟ (8) کیا موت کا وقت مقرر ہے؟

25۔اگست جلسہ سالانہ جرمنی کا آخری روز

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے اس تیسرے اور آخری روز بھی حضرت صاحب بہت مصروف رہے۔

صبح حضرت صاحب فرینکفورٹ سے Mann heim تشریف لے گئے جہاں مختلف علاقہ جات سے آئے ہوئے 34 خاندانوں کے 170 افراد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فرداً فرداً ملاقات کی اور مختلف نجی امور کے بارے میں راہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضرت صاحب نے ان کے سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ ساتھ' ساتھ جرمن ترجمہ ہدایت اللہ جبش صاحب نے پیش کیا۔ اجلاس کے شروع میں تلاوت اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد مکرم ہدایت اللہ جبش کی ایک جرمن نظم ناصرات نے ترنم سے سنائی۔

جرمن احباب و خواتین نے جو سوالات پوچھے اور ان کے آپ نے جواب دیئے' ان میں سے بعض یہ تھے۔ (1) کہا جاتا ہے کہ سب سے بہترین مذہب محبت ہے۔ اس پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟ (2) Latter Days سے کیا مراد ہے؟ حضرت صاحب نے بعد میں اس سوال کے جواب کے بعد یہ بھی بتایا کہ اس دنیا کا خاتمہ کب ہو گا؟ اور یہ کہ آخری دنوں کے بعد جب لوگ ایک ہو جائیں گے تو پھر کیا صورتحال ہو گی؟ حضرت صاحب نے اس بارے میں کافی تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا۔

(3) دین حق میں آرکیالوجی کا مستقبل کیا ہو گا؟ (4) آپ ہجرت کی زندگی کیوں گزار رہے ہیں؟ (5) احمدیوں کو سزائیں مذہبی وجہ سے دی جاتی ہیں یا کوئی سیاست کارفرما ہے؟ (6) جماعت احمدیہ کا موقف اسرائیل کے بارے میں کیا ہے؟ (7) میں اس جلسہ میں اپنی مرضی سے آیا ہوں یا خدا کی مرضی سے؟ اگر اپنی مرضی سے آیا ہوں تو پھر خدا کا کردار کیا ہے؟ (8) عربی زبان کے بارے میں مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ ام الالسنہ ہے۔ اس کا سائنسی ثبوت کیا ہے؟ (9) حضرت بانی سلسلہ عبادات خود نہیں پڑھاتے تھے جبکہ آئمہ جماعت خود پڑھاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

اختتامی اجلاس شام کو جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں تلاوت اور حضرت بانی سلسلہ کی نظم کے بعد جرمن احمدی ہدایت اللہ جبش صاحب کا جرمن زبان میں لکھا ہوا جلسہ سالانہ کے بارے میں ترانہ بعض خدام نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب کے نعتیہ کلام میں سے چند بند ترنم سے پڑھے گئے۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے معزز مہمانوں میں سے دو کا تعارف کرایا۔ ان میں سے جرمنی کے ایک صوبے کی وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگرچہ میں لامذہب ہوں لیکن مجھے یہاں آکر اندازہ ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ایک انسان کا کس قدر زبردست اثر دوسروں پر ہوتا ہے۔ انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ آپ دنیا میں مذہبی رواداری کی اعلیٰ دینی تعلیمات کو بااحسن پھیلا سکیں۔

ایک مہمان کی رؤیا ایک معزز مہمان نے یہ بتایا کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ان کے ملک سے ایک دوست نے جو جلسہ میں شمولیت کے لئے آنے والوں کی فہرست میں شامل نہیں تھے' رؤیا میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہال ہے جہاں ایک بزرگ شخصیت میرے لئے دعا کر رہی ہے۔

جب وفد کے ارا کین نے جرمنی آنا تھا' تو ایک رکن نے بتایا کہ وہ مجبوریوں کی بناء پر نہیں جا سکے گا چنانچہ اس طرح اس خواب والے دوست کو وفد میں شامل کر لیا گیا۔

ایک روز قبل جب اجتماعی بیعت ہوئی تو اس دوست نے اپنی رؤیا بتاتے ہوئے کہا کہ یہی نظارہ انہوں نے دیکھا تھا اور جو بزرگ خواب میں دیکھے تھے وہ حضرت صاحب ہی تھے۔

اختتامی خطاب حضرت صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں محبت الٰہی کے مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ طبعاً اپنی نیکیوں کو دوسروں کے لئے بیان کرنے سے پرہیز فرماتے تھے سوائے اس کے کہ جس کے بتانے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا تھا یا خود بخود موقع کی مناسبت سے بات نکل آتی تھی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اگر حکم نہ دیا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کبھی اسے بھی بیان نہ فرماتے کہ میری

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادتیں، میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ سب کچھ تبھی ممکن ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق ہو۔ حضرت صاحب نے بعض اقتباسات حضرت بانی سلسلہ سے واضح فرمایا کہ کس رنگ میں آنحضور ﷺ کا سب کچھ ہی خدا تعالیٰ کی خاطر تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ محبت الٰہی سیکھنے کا صرف یہ طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ سے سیکھا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ محبت الٰہی دعاؤں کے بغیر ہرگز نہیں مل سکتی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی کمزوریوں کا اقرار کرتے ہوئے اسی سے محبت الٰہی کی توفیق پانے کی دعائیں کرتے چلے جائیں تو خدا تعالیٰ تمہیں محبت عطا فرمائے گا اور لازوال زندگی عطا ہوگی۔

حضرت صاحب نے نے آنحضور ﷺ کی محبت الٰہی کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

آنحضرت ﷺ کے عظیم احسانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر، ہر قدم پر راہنمائی فرمائی ہے اور محبت کے طریق سکھائے ہیں۔

آخر پر حضرت صاحب نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح جماعت احمدیہ جرمنی کا اکیسواں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت صاحب نے اپنے خطاب میں جرمنی کی جماعت کی تعریف بھی فرمائی کہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتریاں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال جہاں جلسہ سالانہ میں 18 ہزار افراد شامل ہوئے تھے وہاں اس کے مقابل میں امسال 21 ہزار 700 سے زائد افراد نے شمولیت کی۔ اسی طرح حضرت صاحب نے جرمنی کی جماعت کی طرف سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی بھی تعریف فرمائی کہ اس سے مہمان بہت متاثر ہوئے ہیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی طرف سے سیٹلائٹ کے ذریعہ براہ راست Live پیش کی گئی اور اس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں تمام پروگرام بیک وقت دیکھے اور سنے گئے۔

26۔ اگست بیت نور فرینکفورٹ میں صبح 40 احمدی خاندانوں کے 160۔ افراد نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کیا اور مختلف نجی امور میں راہنمائی حاصل کی۔

قبل از دوپہر ایک ملک کے بعض معززین کے ایک وفد نے حضرت صاحب سے ملاقات کی اور مختلف اہم امور کے بارے میں راہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد دور و نزدیک سے آئے ہوئے 20 احمدی خاندانوں کے 100 احباب و خواتین نے حضرت صاحب سے فرداً فرداً ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

شام کو حضرت صاحب بیت نور سے Neidresh Bach تشریف لے گئے جہاں احمدیہ ٹیلی ویژن کے سٹوڈیوز میں حضرت صاحب بچوں کی کلاس میں رونق افروز ہوئے۔

بچوں کی کلاس کلاس میں بچوں اور بچیوں نے خوش الحانی سے نظمیں سنانے کے علاوہ تقاریر بھی کیں۔ حضرت صاحب نے بعض بچوں اور بچیوں کو انعامات بھی عطا فرمائے۔ نیز حضرت صاحب نے تقاریر کے بارے میں ہدایت فرمائی کہ بچوں کو چاہئے کہ والدین اور بزرگوں سے مضمون سمجھ لیا کریں لیکن تقریر خود تیار کیا کریں اور بات سمجھانے کے رنگ میں تقریر کیا کریں۔

یہ کلاس قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہی۔ حضرت صاحب نے بعض بچوں اور بچیوں کو خوش الحانی سے نظمیں سنانے اور تقریر کرنے پر قلم بطور انعام عطا فرمایا۔ آخر پر حضرت صاحب نے کلاس میں شامل ہونے والے تمام بچوں کو چاکلیٹس بھی عنایت فرمائے۔

27۔ اگست ملاقاتیں آج صبح مختلف شہروں سے تشریف لانے والے 59 خاندانوں کے 233 افراد نے حاضر ہو کر حضرت صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جبکہ شام کے وقت 17 خاندانوں کے 70۔ افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور مختلف نجی امور میں حضرت صاحب سے راہنمائی حاصل کی۔

جرمن احباب و خواتین کے ساتھ میٹنگ شام کے وقت حضرت صاحب گراس گراؤنڈ میں ناصر باغ تشریف لے گئے جہاں، جرمن احباب و خواتین مختلف علاقہ جات سے آئے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ میٹنگ میں حضرت صاحب نے ان کے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ جو سوالات حضرت صاحب سے پوچھے گئے اور آپ نے ان کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ تھے (1) روزہ میں پانی پینا کیوں منع ہے؟ (2) کیا روزہ رکھنے کی کوئی طبی وجہ بھی ہے؟ (3) عورتوں کے حقوق کے بارے میں حال ہی میں چین میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہوئی تھی جس میں عورتوں کے حقوق کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے (4) دین حق کا پیروکار ہونے کے ناطے ہماری اصل تعلیم محبت ہے۔ کیا ہم سیاسی پارٹیوں کے انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں؟ (5) انبیاء اور دیگر بزرگوں کو زندگی میں بہت سی مشکلات کا سامنا رہا اور وہ ان مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے مسلسل دعائیں بھی مانگتے رہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ (6) ایک ٹیچر نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کی بچیاں عام ماحول سے الگ تھلگ رہتی ہیں اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت بھی نہیں کرتیں۔ ان کی شادیاں بھی جلد کر دی جاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ (9) مذاہب کی وجہ سے دنیا میں کیوں لڑائیاں اور مارکٹائی ہو رہی ہے؟ (10) ایران میں اسلامی انقلاب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ دلچسپ مجلس سوال و جواب دو گھنٹے تک جاری رہی۔

28۔ اگست ملاقاتیں آج صبح کے وقت دور و نزدیک سے آئے 55 احمدی خاندانوں کے 138۔ افراد نے اور شام کے وقت 15 خاندانوں کے 54۔ افراد نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کیا اور مختلف نجی امور میں راہنمائی حاصل کی۔

عصر کے بعد بعض بچوں کی تقریب ہوئی اور حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ ان چار بچوں نے حال ہی میں کلام الٰہی کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

جرمن احباب کے ساتھ میٹنگ

شام کو حضرت صاحب Neidrresh bach تشریف لے گئے جہاں بیت القیوم میں دور دور سے آئے ہوئے جرمن احباب و خواتین جمع تھے۔ حضرت صاحب نے ان کے سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جن کا جرمن میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ آغاز میں تلاوت اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد بچیوں نے دو نظمیں جرمن زبان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

اس مجلس سوال و جواب میں جن سوالات کے حضرت صاحب نے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(1) جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ آپ اپنی مالی ضروریات کیسے پوری کرتے ہیں جبکہ آپ احمدیہ ٹی وی کے 24 گھنٹوں کے پروگرام بھی جاری کر رکھے ہیں۔ چرچ کو چلانے کے لئے تو حکومت باقاعدہ ٹیکس وصول کرتی ہے؟ (2) جماعت کا جرمنی میں سیاسی پارٹیوں کے متعلق کیا خیال ہے اور سیاست میں آپ کیا کردار ادا کریں گے؟ (3) ہر مذہبی جماعت کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ آپ کے پاس اس دعوے کا ثبوت کیا ہے؟ (4) چرچ والے جو ٹیکس لیتے ہیں وہ آپ کے چندے کی شرح سے کم ہے۔ کیا یہ عوام پر بوجھ نہیں؟ (5) جہاد کے بارے میں جو امام خمینی وغیرہ نے کیا، آپ کا کیا خیال ہے؟ (6) جماعت کتنے ممالک میں پھیل چکی ہے۔ کل تعداد کیا ہے اور جرمنی میں کتنے احمدی ہیں؟ (7) عیسائیت میں خدا تعالیٰ کو باپ کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ اسلام بھی اسے مذکر کے طور پر پیش کرتا ہے حالانکہ اس کی صفات رحمٰن اور رحیم کا تعلق رحم مادر سے بھی ہے۔ تو کیونکر اسے مونث نہیں کہا جاتا؟ (8) آپ کے خیال میں کیا عنقریب روس اور چین میں ایٹمی جنگ ہوگی؟ (9) کیا دوسرے سیاروں میں آبادی ہے؟ اور کیا وہ لوگ ہم تک آسکتے ہیں؟ (10) زندگی کا کیا مقصد ہے اور اس مقصد کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے؟ یہ دلچسپ اور پر معارف مجلس پونے تین گھنٹے جاری رہی۔

29۔ اگست آج مختلف 14 احمدی خاندانوں کے 64۔ افراد نے حاضر ہو کر حضرت صاحب سے فرداً فرداً ملاقات کا شرف حاصل کیا اور مختلف نجی امور میں راہنمائی حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت صاحب Bonn تشریف لے گئے جہاں بعض اہم شخصیات سے ملاقات کے دوران اہم امور کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوا۔

سٹٹگارٹ میں البانین و بوسنین احباب کے ساتھ میٹنگ، اس اہم ملاقات کے بعد حضرت صاحب فرینکفورٹ واپس تشریف لے آئے۔ اور پھر ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد Sindelfingen کے قریب Stuttgort تشریف لے گئے۔ جہاں Klostersee ہال میں دور، دور کے علاقہ جات سے تشریف لائے ہوئے بوسنین و البانین احباب و خواتین کے ساتھ میٹنگ کے دوران حضرت صاحب نے سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جبکہ ان کا ترجمہ بوسنین اور البانین زبانوں میں بھی پیش کیا گیا، ابتداء میں تلاوت اور اس کے بعد البانین و بوسنین ترجمہ کے علاوہ دو بچیوں نے بوسنین زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں نظم سنائی۔

حضرت صاحب نے جن سوالات کے جواب ارشاد فرمائے ان میں بعض یہ تھے

(1) ہم جرمنی میں رہتے ہیں اور اچھے بھلے لوگ ہیں۔ ہمیں دین حق کی کیوں ضرورت ہے؟ (2) Kosowa کے مسلمانوں کے لئے جماعت کا کیا Plan ہے؟

اس مجلس سوال و جواب کے بعد جو دو گھنٹے سے زائد جاری رہی۔ حضرت صاحب میونخ تشریف لے گئے۔

30۔ اگست میونخ میں خطبہ حضرت صاحب نے نوئے فارن (New Fahrn) کے T.S.V سپورٹس ہال میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی کہ نور کی طرف جو سفر ہے، اگرچہ یہ بہت ہی مشکل کام ہے، لیکن خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ رفتہ، رفتہ، بتدریج آگے ہی آگے سفر کرتے چلے جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ کے اقتباسات سے حضرت صاحب نے مضمون کو واضح فرمایا حضرت صاحب نے فرمایا کہ کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ محنت کے ساتھ ساتھ یقین کامل بھی ہو کہ یہ کام ضرور ہو کر رہے گا۔

فرمایا کہ جس طرح داغ جتنا پرانا ہوتا چلا جائے، اتنا ہی صاف کرنا مشکل ہوتا چلا جاتا ہے، اسی طرح گناہوں کا بھی حال ہے کہ جتنا پرانے ہوتے چلے جائیں گے، انہیں دور کرنے کے لئے اتنی ہی محنت کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور مشکل بھی ہوتی ہے۔

پس برائیوں کے داغوں کو ختم کرنے کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ صبر یعنی اس حسن ظن کے ساتھ کہ یہ درست ہو جائے گا، محنت کے ساتھ اور عبادت کے ساتھ یہ کوشش ہونی چاہئے۔ تب خدا تعالیٰ ان برائیوں سے نجات دلا دیا کرتا ہے۔ اور اس کے بعد داغوں کو مٹانے کے علاوہ نیکیوں میں بڑھنے کا معیار بھی بڑھنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شروع ہو جاتا ہے۔.... پس آپ سفر شروع کریں اور خدا تعالیٰ پر پورا توکل رکھیں تو یہ سفر انتہائی آسان ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر بہت احسانات ہیں کہ وہ ہمیں اندھیروں سے نکال کر روشنیوں میں لے آیا ہے ورنہ ہم نے بھی بھٹکتے ہونا تھا۔ لیکن یاد رکھیں کہ اس طرح خدا تعالیٰ نے آغاز سفر کے سامان مہیا کئے ہیں اور ابھی بہت لمبا سفر باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا کہ کام بہت بڑھ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہم سے توقعات بھی بہت زیادہ رکھی ہیں۔ جتنے زیادہ فضل ہم پر اس نے فرمائے ہیں۔ اتنی ہی اس کی ہم سے توقعات بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے پیچھے دیکھے بغیر مسلسل قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

حضرت صاحب نے خطبہ کے ابتداء میں جماعت احمدیہ جرمنی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کا قدم ترقی کی طرف گامزن ہے۔ اس مرتبہ مہمان بھی یہی کہتے رہے کہ جتنا سنا تھا' جرمنی جماعت کو اس سے بہتر پایا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس حسن خلق کو بڑھائیں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ نے الٰہی کارخانے کی پانچ شاخوں سے ایک شاخ مہمان نوازی کو قرار دیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں سب دنیا کی جماعتوں کو جرمنی کے حوالے سے یہ پیغام دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق فاستبقوا الخیرات یعنی مہمان نوازی کے خلق میں ایک دوسرے کا نمونہ پکڑیں اور اس میں بڑھتے رہیں۔ فرمایا کہ اپنے آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں اور ان میں سب سے بڑھ کر نومبایعین ہیں جو اللہ نے چاہا تو آئندہ بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضرت صاحب نے تمام جماعتوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام جماعتوں کو اس سلسلے میں منصوبہ بنانا چاہئے کہ ان نئے مہمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہے جس کی مہمان نوازی میں کوئی کسر رہ جائے۔

جمعہ اور عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد بعض احمدی خاندانوں کے افراد نے نوئے فارن' میونخ میں حاضر ہو کر حضرت صاحب سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اسی روز شام کو T.S.V سپورٹس ہال نوئے فارن میں جرمن احباب و خواتین کے ساتھ مجلس سوال و جواب میں حضرت صاحب نے ان کے سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جن کا ساتھ' ساتھ جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ مجلس اندازاً پونے دو گھنٹے تک جاری رہی۔ جو سوالات پوچھے گئے اور حضرت صاحب نے ان کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں۔ (1) میں مسلمان ہوں لیکن مجھے مختلف فرقوں کے بارے میں سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس بارے میں میری راہنمائی فرمائی جائے؟ (2) سؤر کا گوشت کھانا کیوں منع کیا گیا ہے؟ (3) سنی اور شیعہ مسلک کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے مسلک کی تفصیل سے وضاحت فرمائیں (4) (ایک خاتون کا سوال) میں حج پر جانا چاہتی ہوں لوگ کہتے ہیں کہ اگر میں حج پر جاؤں گی تو واپس آکر کام چھوڑنا پڑے گا اور نقاب بھی پہننا لازمی ہو گا۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اس مجلس سوال و جواب کے آخر پر نوئے فارن کے میئر کے نمائندے نے حضرت صاحب کی تشریف آوری پر عوام کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں پھر سے تشریف لانے کی دعوت دی۔

مجلس کے بعد ایک ٹیلی ویژن کی نمائندہ نے حضرت صاحب کا خصوصی انٹرویو ریکارڈ کیا۔ جو سوالات آپ سے پوچھے گئے ان میں بعض یہ تھے۔

(1) کیا یہاں آپ پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں؟ (2) آپ کے بعض خیالات عام مسلمانوں سے مختلف کیوں ہیں؟ Love for all Hatred for none(3) پر آپ کیسے عمل کر رہے ہیں؟ (4) آپ نے دنیا کی مشکلات کے بارے میں کافی کتب تحریر فرمائی ہیں۔ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟ (5) یہاں آپ کی آمد کی غرض کیا ہے؟ (6) آپ کو پاکستان کیوں چھوڑنا پڑا تھا اور کب تک آپ لندن رہیں گے۔ کب واپسی ہو گی؟ (7) کیا جرمنی کے لوگ اور بالخصوص میونخ کے لوگ آپ میں دلچسپی لیتے ہیں؟

مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد بیت المہدی میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب و خواتین نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر فرداً فرداً ملاقات کا شرف حاصل کیا اور نجی امور میں راہنمائی حاصل کی۔ اس طرح اس روز کل 34 خاندانوں کے 140 افراد نے حضرت صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

31۔ اگست آج حضرت صاحب میونخ کے مضافات میں بعض خدام کے ہمراہ Sight Seeing کے لئے کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔

سلوو-لینیز کے ساتھ میٹنگ

دوپہر کو مشن ہاؤس بیت المہدی میں سلوو-لینیز کے ایک گروپ نے حضرت صاحب سے ملاقات کی جس میں آپ نے بعض اہم امور کے بارے میں ان کی راہنمائی فرماتے ہوئے ہدایات دیں۔

بوسنینز و البانز کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد شام کو T.V.S سپورٹس ہال میں بوسنینز اور البانینز کے ساتھ میٹنگ میں حضرت صاحب نے سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جبکہ ساتھ ساتھ ان کا البانین اور بوسنین زبانوں ترجمہ کا بھی انتظام تھا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت اور اس کے بوسنین اور لبانین ترجمہ کے ساتھ ہوا۔

اس مجلس سوال و جواب میں جن سوالات کے آپ نے جواب دیئے ان میں سے کچھ یہ تھے۔

(1) تعویذ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (2) قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کی نسبت حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کیوں زیادہ مرتبہ آتا ہے؟ (3) اسلام میں کتنے فرقے ہیں اور یہ کیوں ایک دوسرے سے برتری کا دعویٰ کرتے ہیں؟ (4) کیا احمدیوں کے لئے دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ (5) کیا آپ کا پروگرام بوسنیا جانے کا ہے؟ (6) جماعت احمدیہ کب شروع ہوئی اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟

اجتماعی بیعت

اجلاس کے آخر پر اجتماعی بیعت ہوئی جس میں وہ بوسنین اور البانین بھی شامل ہوئے جنہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ وہ آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

اس میٹنگ کے بعد جو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ حضرت صاحب نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستے میں ایک جگہ رک کر حضرت صاحب نے مغرب و عشاء باجماعت پڑھائیں۔

یکم ستمبر روانگی برائے Dusseldorf اور میٹنگ

یکم ستمبر کی صبح فرینکفورٹ کی بیت نور میں حضرت صاحب کو رخصت کرنے کے لئے کثیر تعداد میں احباب جمع تھے۔ حضرت صاحب نے سب کو شرف مصافحہ بخشا اور اجتماعی دعا کے بعد Dusseldorf کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں دوپہر کو بوسنینز اور البانینز کثیر تعداد میں جمع تھے۔ حضرت صاحب نے ان کے سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جن کا ساتھ ساتھ ترجمہ بوسنین اور البانین زبانوں میں پیش کیا گیا۔

یہ مجلس سوال و جواب دو گھنٹے تک جاری رہی۔ جو سوالات کئے گئے اور جن کے حضرت صاحب نے جواب ارشاد فرمائے' ان میں سے بعض یہ تھے۔ (1) دجال سے کیا مراد ہے؟ (2) آپ کے البانین ترجمہ قرآن اور دیگر البانین تراجم قرآن میں کیا فرق ہے؟ (3) Orthodox عیسائیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کا کیا تعلق ہے؟ (4) امیر اسلامی ممالک کیوں غریب مسلمان ممالک حکومتوں کی مدد نہیں کرتے؟ (5) قوم کو ترجیح دینی چاہئے یا مذہب کو؟ (6) کیا اپنے Cousins سے شادی جائز ہے۔ یا نہیں؟

اجتماعی بیعت

اس اجلاس میں شمولیت کے لئے دور و نزدیک سے آئے ہوئے تین صد سے زائد بوسنینز اور البانینز احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اجلاس کے اختتام پر اجتماعی بیعت ہوئی جس میں مختلف البانین اور بوسنین احباب نے حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے مختلف ڈیوٹیاں دینے والے خدام کو شرف مصافحہ بخشا اور دعا کے بعد جرمنی کا نہایت مصروف اور بابرکت دورہ مکمل کر کے ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔

جرمنی میں حضرت صاحب کے قیام کے دوران مختلف میٹنگوں کے وقت روحانی فوائد کے علاوہ آپ کے ارشاد پر جسمانی فوائد پہنچانے کا بھی انتظام موجود تھا۔ چنانچہ ہر جگہ ہومیو پیتھک ڈسپنسری موجود ہوتی تھی۔ اس دوران خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ڈسپنسری سے ایک ہزار چھ سو پچیس مریضوں کو مفت ادویہ فراہم کی گئیں۔

روانگی برائے ہالینڈ

ہالینڈ جاتے ہوئے حضرت صاحب نے اپنے خدام کے ہمراہ راستے میں مختصر قیام فرمایا اور ظہر و عصر ایک Services کے لان میں باجماعت پڑھانے کے علاوہ اپنے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا جو جرمنی جماعت نے ازراہ محبت و عقیدت تیار کیا تھا اور چند نمائندگان ساتھ لے کر آئے تھے۔

مجلس عرفان

حضرت صاحب جہاں بھی تشریف لے جاتے تھے' وہاں آرام کی بجائے میٹنگز کا انعقاد ہوتا تھا۔ اور اسی میں حضرت صاحب بھی راحت محسوس فرماتے ہیں کہ آپ کا ہر لمحہ دعوت الی اللہ میں ہی گزرے۔ چنانچہ Nunspeet ہالینڈ پہنچتے ہی شام کو بیت النور میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضرت صاحب نے ایک گھنٹے تک مختلف سوالات کے جواب اردو اور انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ اس مجلس میں حضرت صاحب نے جن سوالات کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ تھے:۔

(1) خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہب ثاقب کو شیطانوں کے لئے پتھراؤ کا موجب بنایا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ (2) کیا دین حق Yoga وغیرہ کے بارے میں بھی سکھلاتا ہے کیونکہ Yoga میں بھی اور نماز میں بھی پیٹ کے درمیانی حصے پر زور پڑتا ہے؟ (3) اس کرہ ارض کے علاوہ کسی دوسرے کرے میں بھی مخلوق ہے؟ اگر ہے تو کس قسم کی؟

ایک عجیب واقعہ

مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ حضرت صاحب سنتیں پڑھ رہے تھے کہ سجدہ کی حالت میں اونچی آواز سے (اللہ سب سے بڑا ہے) کہا۔

اس کے بارے میں آپ نے مجلس عرفان میں ذکر فرمایا کہ یہ بھول کر نہیں کہا تھا بلکہ آپ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا مجھے فتوحات کے بارے میں بتلا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جو نظارہ دکھایا وہ بہت عظیم الشان تھا۔ اور میں نے بے اختیار (اللہ سب سے بڑا ہے) کہا۔ میں اس نظارے میں کھویا ہوا تھا اور پھر مجھے احساس ہوا کہ میں سجدے میں ہوں اور لوگ میرے پیچھے ہیں' جو اپنی' اپنی عبادت ادا کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2 ستمبر آج حضرت صاحب کچھ دیر کے لئے اپنے بعض خدام کے ہمراہ سائیکلنگ کے لئے تشریف لے گئے جہاں سب کے ہمراہ چائے نوش فرمائی۔

مجلس عرفان شام کو مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد بیت النور میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضرت صاحب نے مختلف سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ جن سوالات کے آپ نے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ تھے:۔

(1) حضرت بابا گورونانک ؒ نے چولے پر کیوں آیات لکھوائی تھیں؟ (2) خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ کیا ذرہ کو بھی جوڑا بنایا گیا ہے؟ (3) بعض مرتبہ ہمارے بھی احساسات دوسروں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ انہیں کیسے قابو میں رکھا جا سکتا ہے؟ (4) کلام الٰہی میں چار الہامی کتب کا ذکر ہے۔ کیا صرف یہی الہامی کتب ہیں؟ (5) یورپین ممالک میں بچوں کی تربیت کے لئے کیا ہم کوئی سکول نہیں بنا سکتے؟

3 ستمبر آج بھی حضرت صاحب بعض خدام کے ہمراہ سائیکلنگ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور سب کے ہمراہ چائے نوش فرمائی۔

مجلس عرفان شام کو مغرب عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد حضرت صاحب نے مجلس عرفان میں سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ بعض سوالات جن کے حضرت صاحب نے جواب دیئے وہ یہ تھے۔ (1) اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام جہانوں میں دین حق کیسے پھیلے گا؟ (2) کیا کل کلمے چھ ہیں؟ (3) مقتدی خاتون، امام کے دائیں کھڑی ہوتی ہے یا بائیں؟ (4) نبی کی کیا تعریف ہے؟

Bar BQ مجلس عرفان کے بعد خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی طرف سے حضرت صاحب اور مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کے اعزاز میں Bar BQ کا انتظام تھا۔ بعد میں تمام خدام نے حضرت صاحب سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

4 ستمبر حضرت صاحب قبل از دوپہر کچھ دیر کے لئے خدام کے ہمراہ سائیکلنگ کے لئے تشریف لے گئے۔

روانگی برائے بیلجیئم ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد قریباً چار بجے شام حضرت صاحب مع قافلہ ہالینڈ سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل تمام موجود احباب نے جو حضرت صاحب کو رخصت کرنے تشریف لائے ہوئے تھے، آپ سے مصافحے کا شرف حاصل کیا۔

مجلس سوال و جواب حضرت صاحب بیت السلام، بیلجیئم شام پونے سات بجے کے قریب پہنچے۔ سات بجے شام مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں خصوصی طور پر فرانسیسی بولنے والوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ایک کثیر تعداد ایسے احباب کی موجود تھی جنہوں نے حضرت صاحب سے سوالات پوچھے۔ حضرت صاحب نے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جبکہ ان کا فرانسیسی میں ترجمہ شمیم احمد خالد صاحب مربی انچارج بیلجیئم نے ساتھ ساتھ پیش کیا۔

جو سوالات پوچھے گئے اور جن کے حضرت صاحب نے جواب ارشاد فرمائے، ان میں سے بعض یہ تھے

(1) اگر ملک ہمیں کہے کہ دوسرے ملک کے خلاف لڑائی میں حصہ لو تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ (2) ہماری نسبت آپ کا تعلق خدا تعالیٰ سے کیسا ہے؟ (3) مذہب اور سیاست کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ (4) سینیگال کے ایک دوست نے ایک سوال کیا تھا۔ حضرت صاحب نے جب اس کا تفصیلی جواب ارشاد فرمایا تو وہ برملا کہہ اٹھا کہ یقیناً اب سے میں بھی احمدی ہوں۔ (5) بلوغ المرام میں ہے کہ 313 انبیاء تھے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ (6) خدا تعالیٰ کی طرف سے کل کتنے نبی آئے اور آخری نبی کون ہے؟ یہ اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔

مجلس عرفان اور سیالکوٹ والوں کو ایک تنبیہہ مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد حضرت صاحب نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا جس کے بعد مجلس عرفان اردو میں منعقد ہوئی۔

اس مجلس سوال و جواب میں جو اندازاً ایک گھنٹے تک جاری رہی، حضرت صاحب نے جن سوالات کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(1) عبادت میں سجدہ گاہ کو دیکھنا کیوں ضروری ہے نیز آنکھیں بند کر کے عبادت کرنا کیوں مکروہ ہے؟ (2) آئے دن بے گناہ لوگ ظلم کا نشانہ بنتے رہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی پکار کیوں نہیں سنتا؟ (3) فرض کے بعد تسبیح زیادہ ثواب کا موجب ہے یا مکمل عبادت کے بعد؟ (4) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انگریز کو محسن کہا ہے حالانکہ انگریزوں نے بہت لوٹا ہے۔ ایسا کیوں فرمایا گیا؟ (5) نظر لگنے کی کیا حقیقت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں بالخصوص سیالکوٹ والوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ ٹونے ٹوٹکوں سے باز نہ آئے اور ان کا سہارا لیتے رہے اور توہمات میں پڑے رہے آپ کہیں کے نہیں رہیں گے کیونکہ یہ شرک ہے۔ اس لئے ان باتوں سے باز آ جائیں۔

(6) کیا تمام مجددین کی بیعت ضروری تھی؟

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ حضرت صاحب کا یورپ کے ممالک جرمنی، بیلجیئم اور ہالینڈ کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ محض چند روز کا یہ دورہ تھا لیکن روزانہ ہی اتنے بھرپور پروگرام تھے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کئی ماہ کا یہ دورہ ہوا۔ 5 ستمبر کی صبح بیلجیئم سے روانہ ہو کر حضرت صاحب دوپہر کو لندن پہنچے جہاں کثیر تعداد میں احباب نے حضور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ جن احباب کو حضرت صاحب کے ساتھ قافلہ میں جانے کا شرف حاصل ہوا، ان کے اسماء دعا کی خاطر درج ذیل ہیں۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مبارک احمد ظفر صاحب نائب ایڈیشنل وکیل المال، مکرم عبدالمومن صاحب طاہر، مکرم مظفر احمد صاحب مینجر رقیم پریس، مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر۔ مکرم عبدالماجد صاحب نمائندہ وکالت تبشیر۔ مکرم ناصر احمد صاحب سعید بحیثیت افسر حفاظت، مکرم مرزا عبدالوحید صاحب بحیثیت نائب افسر حفاظت، مکرم رشید احمد امینی صاحب اور خاکسار منیر الدین شمس ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحب کو صحت و کام والی بابرکت لمبی عمر سے نوازے اور حضرت صاحب کی سوچ اور فہم میں بے حد زیادہ برکت ڈالتے ہوئے وہ تمام فتوحات حضرت صاحب کے ذریعہ ہماری زندگیوں میں دکھادے جن کے وعدے دیئے گئے ہیں۔ آمین

حضرت صاحب کے دورے کے دوران ساتھ ساتھ حضرت صاحب کی اہم مصروفیات کے بارے میں احباب جماعت کو احمدیہ ٹیلی ویژن کی خبروں کے ذریعے مطلع رکھنے کی خاکسار کو توفیق ملی۔

وقف جدید

○ کیا آپ نے چندہ وقف جدید استطاعت کے مطابق ادا کیا ہے۔

○ کیا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی گزشتہ سال سے زائد ہے۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب رکن مجلس نابینا و معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی شادی خانہ آبادی بہمراہ حامدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب مورخہ 96-11-29 عمل میں آئی۔

اگلے روز مورخہ 96-11-30 کو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ تقریب کے اختتام پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث رحمت و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم فتح اللہ خان صاحب ابن مکرم صوفی محمد یعقوب خان صاحب (سابق کارکن نور ہسپتال قادیان) گکھڑ منڈی مورخہ 4- دسمبر 96ء کو بقضائے الٰہی بعمر 56 سال وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور جنازہ بیت المہدی گولبازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے مورخہ 5- دسمبر کو پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم خان محمد اسحاق صاحب صدر جماعت احمدیہ پڈھال ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی موصوف نے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمت دین کی توفیق پائی اور آخری وقت تک بھی زعیم انصاراللہ کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان متوجہ ہوں

○ وقف جدید کے تحت معلمین کی دو سالہ کلاس نئے سال میں شروع ہوگی۔

میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب مقامی کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے ساتھ 31 دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرمادیں۔

نام - ولدیت - سکونت - عمر - تعلیم - سند کی فوٹو کاپی لف کریں۔

ناظم ارشاد وقف جدید

بقیہ صفحہ 1

اور احسان کرنا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ وہ شخص بڑا ہی احمق ہے۔ جو ان دونوں میں تمیز نہیں رکھتا اور میرے نزدیک ظلم سے رکنے کو احسان سمجھنا پرلے درجہ کی مسخ شدہ فطرت کا کام ہے۔

احسان یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے قصور کیا ہے اور جس کا اس نے قصور کیا ہے۔ اگر وہ یہ دیکھ کر اسے معاف کر دے کہ سزا سے الٹا اثر ہوگا اور بجائے اصلاح کے سزا فساد پیدا کرے گی۔ تو یہ احسان ہے۔ کیونکہ اس میں اس کی بھلائی مقصود ہے۔ چنانچہ بعض لوگ ایسا ہی کرتے ہیں کسی کے قصور کرنے پر وہ دیکھتے ہیں کہ کونسا طریق بہتر ہوگا۔ اگر وہ سزا دینے میں بھلائی پاتے ہیں تو اسے سزا دیتے ہیں اور اگر معاف کرنا بہتر نظر آتا ہے تو اسے معاف کر دیتے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ قصوروں کی معافی کے لئے تیار نہیں ہوتے اور جھٹ بدلہ لینے پر تل جاتے ہیں۔ خواہ بدلہ لینے میں اس سے بڑھ کر ہی نقصان کیوں نہ ہو۔

(از خطبہ 30۔اکتوبر 1925ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ اگر قومی اسمبلی کے سپیکر ہائی کورٹ جاتے تو بہتر ہوتا۔ ہائی کورٹ ہی بنیادی حقوق کے لئے بہتر فورم ہے۔ سپریم کورٹ میں براہ راست آنے سے درخواست دہندہ کا فیصلے کے خلاف اپیل کا حق متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے دروازے بند نہیں کرسکتے لیکن درخواست گزار کے لئے دوسرا فورم موجود ہے۔ اسے وہاں رجوع کرنا چاہئے۔ مسٹر جسٹس سجاد شاہ نے کہا کہ سپیکر کا حق متاثر نہیں ہوا۔ افتخار گیلانی میرٹ پر بات نہ کریں۔ کیس کے قابل سماعت ہونے پر دلائل دیں۔ بے نظیر کیس میں میرٹ پر بات کریں گے فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ اسمبلی ٹوٹنے پر سیاستدان عوام کے پاس جائیں۔ سپیکر کے وکیل مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ عوام بے وقت کے بار بار انتخابات سے بیزار ہو چکے ہیں۔ فاضل جج مسٹر جسٹس فضل الہی نے کہا کہ عوام تو جمہوریت سے بھی بیزار ہیں۔ یہ قابل عمل ہی نہیں۔ مسٹر گیلانی نے کہا کہ لوگوں کے حقوق متاثر ہوں تو آپ عدالت کے دروازے بند کردیں گے فاضل چیف جسٹس نے کہا ہم دروازے بند نہیں کرنا چاہتے لیکن داخلہ مناسب طریق پر ہونا چاہئے پہلے ہائی کورٹ جائیں پھر ہمارے پاس آئیں۔

○ سیالکوٹ میں بینک کے گن مین اور اس کے بیٹے کو قتل کرکے سیف کو گیس کٹر سے توڑ کر اس میں سے ایک کروڑ 38 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ واردات کا علم صبح خاکروب کے آنے پر ہوا۔

○ انتہائی باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ 1997ء کے الیکشن میں مسٹر نواز شریف صدر لغاری کے بعض قریبی ساتھیوں کو اکاموڈیٹ کریں گے۔ اس کے علاوہ ان کو اگلی ٹرم کے لئے صدر بنانے اور قومی اسمبلی کی 30 فیصد نشستوں کی بھی پیشکش کی گئی ہے مسٹر نواز شریف کے ایک قریبی ساتھی نے اعلیٰ ادارے کے خدشات دور کرنے کے لئے نیشنل سیکیورٹی کونسل بنانے کی تجویز صدر اور اعلیٰ ادارے کو پہنچادی ہے۔ آئندہ عہدے کی مدت صدر کے لئے صدر بنانے کی تجویز مسٹر نواز شریف نے صدر لغاری کو ان سے ڈیڑھ گھنٹے کی ملاقات کے دوران پیش کی۔

○ مسلم لیگی رہنماؤں جنرل مجید ملک اور چوہدری نثار علی خان نے ایک پریس کانفرنس میں ان خبروں کی تردید کی ہے کہ مسٹر نواز شریف نے صدر لغاری کو دوبارہ امیدوار بنانے یا 30 نشستوں کی پیشکش کی ہے۔ اور نہ ہی نیشنل سیکیورٹی کونسل کے بارے میں کوئی بات ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ صدر نے قومی اسمبلی بغیر کسی شرط یا سودے بازی کے توڑی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ جو خود جیت نہیں سکتے وہ مجھے الیکشن سے باہر کرنے کی باتیں کررہے ہیں۔ ایسے لوگ چاہتے ہیں کہ کچھ بڑے لوگوں کو دائیں اور کچھ کو بائیں کرکے فرشتے ان کے اقتدار کے لئے راستہ بنائیں۔ اگر مجھ پر بدعنوانی کا ایک بھی الزام ہے تو سامنے لایا جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ دوررس اثرات کے حامل معاہدوں کے بارے میں بڑی سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے نگران وزیراعظم اور وزراء بیانات جاری کرتے وقت احتیاط کریں انہوں نے صدر لغاری کے ساتھ کسی قسم کی سودے بازی کی تردید کی۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ گند چند روز میں صاف نہیں ہو سکتا۔ لوٹ مار کرنے والے انجام کو پہنچیں گے۔ سابق حکمران مصلحتوں کا شکار ہو کر بدعنوان عناصر کا محاسبہ کرنے سے گریز کرتے رہے ہیں۔ ہم لانگ ٹرم پالیسی کا وعدہ نہیں کرتے۔

○ سندھ کے پرانے نادہندہ وڈیرے شاید انتخابات میں حصہ نہ لے سکیں۔ مقدمات درج ہونے کے باوجود سابق دور میں اعلیٰ سطحی مداخلت پر ان نادہندگان کی گرفتاریاں روک دی گئی تھیں۔ نادہندگان میں ایک سابق وزیراعظم بھی شامل ہیں۔ یہ مقدمات ایک سو افراد پر زرعی قرضے واپس نہ کرنے کے الزام میں درج ہوئے تھے۔

○ نوادرات کی خریداری میں ایجنسیوں نے وزیر اعظم ہاؤس کے ملوث ہونے کی تفتیش شروع کردی۔ سابق دور میں حکام اندرون ملک اور افغانستان سے سمگل ہو کر آنے والے نوادرات خریدتے رہے۔ یہ چیزیں اب پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود نہیں۔

○ پیپلزپارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ غنویٰ بھٹو کے ریمارکس کنگز پارٹی پالیٹیکس کا حصہ ہیں۔ انہوں نے صدر لغاری کے مقرر کردہ نگران وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد بیان دیا ہے غنویٰ نہیں چاہتیں کہ غیر جانبدار برطانوی ماہرین مرتضیٰ کے قتل کی تحقیقات کریں۔

○ بجلی کے سابق وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر کی زرعی اراضی کی بجلی 'اڑھائی لاکھ روپے کا بل واجب الادا ہونے کی وجہ سے بند کردی گئی۔ واپڈا ملازمین ٹرانسفارمر بھی ساتھ لے گئے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ الیکشن کے بارے میں پاکستان کا اعلان اس کا ذاتی معاملہ ہے امریکہ دخل نہیں دینا چاہتا۔ صاحبزادہ یعقوب خان نے امریکی وزیر خارجہ کو بتایا ہے کہ "نگران حکومت الیکشن کرانا چاہتی ہے مگر بعض مشکلات بھی ہیں"۔ امریکہ نے کہا ہے کہ امریکہ احتساب کا مخالف نہیں۔ امریکہ نے نواز شریف یا بے نظیر کی حمایت کا کوئی اشارہ نہیں دیا۔

مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

(ذیل کا حصہ کل کی خبر میں شائع ہونے سے رہ گیا تھا)

کا درد رکھنے والے اور جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے کام کرنے والے وجود تھے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے صاحبزادے مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب کی شادی چند سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ یاسمین مونا صاحبہ سے انجام پائی تھی۔ مکرم کریم اسعد خان بار ایٹ لاء ہیں اور قانون کی پریکٹس کرتے ہیں ان کے دو اور بیٹے مکرم خالد خان صاحب اور مکرم عمران خان صاحب اور ایک بیٹی عزیزہ مکرمہ طاہرہ خان صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمود خان ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانامدثر احمد
4.30 تا 8.30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

نمبر سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نند الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

1911ء سے معروف طبیب حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
امرض
علامات
مُردہ بچے پیدا ہونا۔ امید کا نقصان
حمل نہ ہونا۔ لڑکیوں کا پیدا ہونا اور لڑکوں کا فوت ہو جانا
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ
گوجرانوالہ فون: 0431-254634 فیکس: 0431-219065

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدئیے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی 1
ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

کار برائے فوری فروخت
سفید ٹویوٹا کرولا، ماڈل جی ٹی 1988ء
ری کنڈیشنڈ 1993ء، پاور سٹیرنگ
ہر طرح سے بالکل نئی جیسی
رابطہ: ڈاکٹر مظفر احمد چوہدری 17/19
دارالرحمت وسطی ربوہ۔ فون 211833-830

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

آپ کا جانا پہچانا
نیو کامران شوز
گولبازار - ربوہ
سیل۔ سیل۔ سیل
چیتا • ڈان کارلوس • نارتھ سٹار
کینوس شوز • زنانہ مردانہ کالزہ
اور سکول شوز نیز باٹا۔ سروس
کی تمام ورائٹی پر محدود مدت کیلئے 10% خصوصی رعایت کے ساتھ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379